خدمت میں ایک طویل خط میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ کانگریس کی شکست کی دیگر وجوہات میں ایک بڑی وجہ اقلیتوں کے اندر بے چینی کا پیدا ہونا ہے انہوں نے انتباہ کیا ہے کہ آئندہ پانچ صوبوں میں مہاراشٹر، گجرات، بہار وغیرہ میں کانگریس کو شکست سے بچانے کے لئے بہتر ہوگا کہ ہم اقلیتوں میں پیدا ہوئی بے چینی اور عدم تحفظ کے احساس کو دُور کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس کے لئے اپنی بقاء کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ بابری مسجد کی مسماری کے لئے ہندوستانی مسلمانوں سے معافی مانگ لے ـــــ ہم نہیں سمجھتے کہ عام کانگریسی جناب ارجن سنگھ کے اس نظریہ سے کہاں تک اتفاق کرے گا۔ یہ کانگریس کا اندرونی معاملہ ہے۔ لیکن بہرحال ہم یہاں یہ کہے بغیر نہ رہیں گے کہ کانگریس اس نظریہ و پلیٹ فارم سے بھٹک گئی ہے یا بھٹک رہی ہے جو گاندھی جی کا نظریہ تھا یا جواہر لال نہرو و امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد، مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمانؒ اور مفکر ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کا بنایا ہوا پلیٹ فارم تھا ـــــ اب بھی وقت ہے کہ کانگریس اپنے نصب العین پر صحیح معنوں میں قائم ہو جائے۔ سیکولر آئین ملک کی یک جہتی سالمیت اور بقاء کے لئے ضروری ہے اور جو اس کے تحفظ کے لئے میدانِ عمل میں آئے گا وہ ہی ہندوستان پر حکومت کرنے کا حقدار ہوگا۔

۱۹۹۵ء کے شروع ہینے جنوری کی پہلی اور دوسری تاریخ کو دہلی میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے متعدد باعمل ناظم اعلیٰ کی مساعی جمیلہ کے طفیل مُسابقہ تجوید و حفظِ قرآن کریم کا دو روزہ پروگرام بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا جس ملک کے کونے کونے سے مثلاً مالیگاؤں بنگلور، مہاراشٹر، آندھرا پردیش وغیرہ وغیرہ اور غیر ممالک سے بھی بڑے بڑے نامی گرامی قراء نے شرکت کی۔ ہندوستان کے نامور مدارس دینیہ کے طلبا کی اکثریت نے جس ذوق و شوق کے ساتھ اس پروگرام میں حصہ لیا اسے دیکھ کر دینی حلقوں میں اطمینان و خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اختتامی پروگرام کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر جناب ڈاکٹر شمس الحق عثمانی صاحب نے فرمائی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام کل ہند مسابقہ تجوید و حفظ قرآن کریم کا یہ دو روزہ پروگرام جن اغراض و مقاصد کے تحت عمل میں لایا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلمانوں کی زندگی کے ہر امر میں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دلانا۔